سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

دوشنبہ ۵ اگست ۱۹۷۴ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۲	تحریک استحقاق (اسمبلی کے قواعد انضباط کار کی چھپائی میں تاخیر)	۱
۵	چھٹی کی درخواست (آغا عبدالکریم)	۲
۵	بلوچستان حصولی زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیمیں) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء	۳
۱۳	بلوچستان میڈیکل گریجویٹس (لازمی خدمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء	۴
۱۴	مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص مدات) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء	۵

جلد ہشتم — شمارہ بست ونہم (۲۹)

ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱ - سردار غوث بخش رئیسانی
۲ - مولوی صالح محمد
۳ - میاں سیف اللہ پراچہ
۴ - میر یوسف علی مگسی
۵ - مولوی محمد حسن شاہ
۶ - میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔
۷ - محمود خان اچکزئی
۸ - میر قادر بخش بلوچ
۹ - میر صابر علی بلوچ
۱۰ - نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی
۱۱ - سردار انور جان کھیتران
۱۲ - میر احمد نواز خان جمالی
۱۳ - نواب زادہ شیر علی
۱۴ - آغا عبدالکریم بلوچ
۱۵ - مس فضیلہ عالیانی ۔

مورخہ ۵ اگست ۱۹۷۴ء بروز دوشنبہ کا اجلاس زیر صدارت اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب محمد خان باروزئی

صبح ۱۰ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ از قاری سید افتخار احمد کاظمی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْھَاجًا وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ؕ (سورۃ ۵ = آیت ۴۸)

یہ آیت کریمہ جو تلاوت کی گئی ہے، چھٹے پارہ کے گیارھویں رکوع کی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

ترجمہ :۔ اور ہم نے یہ کتاب آپ پر اُتاری ہے سچائی کے ساتھ تصدیق کرنیوالی اُن کتابوں کی، جو اس سے پیشتر اُترچکی ہیں، اور اُن پر محافظ، تو آپ اُن لوگوں کے درمیان، اللہ کے اُتارے ہوئے (قانون) کے مطابق فیصلہ کیا کیجئے، اور اُن لوگوں کی خواہشوں پر عمل نہ کیجئے، اُس سچائی سے الگ ہوکر، جو آپ کے پاس آچکی ہے، تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک خاص شریعت اور راہ رکھی تھی، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا، لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا، تاکہ تمہیں آزماتا رہے، اُس میں، جو وہ تمہیں دیتا رہا ہے، تو تم نیکیوں کی طرف لپکو" (یعنی قانونِ اسلام کی طرف جو تمام ہی نیکیوں اور بھلائیوں کے تسلسل کا ہے) اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے، تو وہ تمہیں وہ بتا دیگا، جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

مسٹر اسپیکر۔ آج چونکہ سوالات نہیں ہیں اسلئے ہم پہلے تحریک استحقاق لیں گے۔ یہ تحریک استحقاق محمود خان اچکزئی کی طرف سے ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ میں حسب ذیل مسئلہ استحقاق پیش کرتا ہوں۔
اس اسمبلی نے اپنے قواعد انضباطِ کار ۵ فروری ۱۹۷۴ء کو منظور کئے تھے۔ ارکان اسمبلی کو اب تک وہ قواعد کتابی شکل میں مہیا نہیں کئے گئے۔ اس دوران اسمبلی سکریٹریٹ ہمیشہ یہ کہتا رہا کہ کتاب گورنمنٹ پریس میں چھپ رہی ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پریس نے اس کو چھاپنا شروع ہی نہیں کیا۔ اور پانچ ماہ کے بعد مختلف پریسوں سے اس کے چھاپنے کے لئے ٹنڈر طلب کئے ہیں۔ کتاب نہ ہونے کی وجہ سے ممبران اسمبلی کو کسی خاص قاعدہ کو تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کتاب کے مہیا نہ ہونے سے جسکا ذمہ دار گورنمنٹ پریس ہے ممبران کے استحقاق کی پامالی ہوئی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ اس پر کچھ بولنا بھی چاہتے ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جناب جو بولنا تھا وہ بول دیا ہے بس مجھے یہ خوشی ہوگی کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ ویسے آپ اس کے علاوہ کچھ بولنا چاہیں گے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جی نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ۔ (میاں سیف اللہ خان پراچہ) مجھے تو یہ تحریک استحقاق ابھی ملا ہے ایک دو منٹ پہلے۔ جہاں تک گورنمنٹ پریس کا تعلق ہے یہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس کے اندر اور مشینیں لگائی جائیں اور مشینری آگئی ہے پڑی ہوئی ہے اس کے لئے بلڈنگ تیار

ہو رہی ہے ابھی تک بلڈنگ تیار نہیں ہوئی ۔ پی ڈبلیو ڈی سے ہمارا رابطہ ہے اور دوسرے محکمہ کا بھی رابطہ ہے کہ وہ جلد اسکو تیار کریں ۔ جب یہ مشینری اس میں لگ جائیگی تو یہ کام آئندہ جلد اور صحیح ہو گا۔ جہاں تک اس وقفے کا تعلق ہے تو ہمیں اس میں گذارا کرنا ہے اگر آپ کو بہت جلدی چاہیئے تو آپ حکم فرمادیں ہم باہر سے چھپوا دیں گے کوئی اس میں دیر کرنے میں ہماری مرضی نہیں ہے اگر اجازت دیں اور اگر تھوڑا عرصہ اور رہو تو ہم باہر سے چھپوا دیں گے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اسکے باضابطہ ہونے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے یہ تو آپ نے جواب دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ ۔ میں معزز ممبر کو تسلی دینا چاہتا تھا کہ اس پر زور نہ دیں ویسے اگر قانونی طور پر ہم اسکو دیکھیں تو انہوں نے کوئی اعداد و شمار نہیں دیئے ہیں نہ کوئی تاریخ دی ہے پانچ فروری کو تو منظور ہوا اسمبلی سیکریٹریٹ سے کب گیا یہ انہوں نے نہیں فرمایا وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ ٹنڈر ہوئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس پر معزز ممبر زور نہ دیں یہ انشاء اللہ بہت جلد ہو جائیگا۔

وزیر خزانہ ۔ (سردار غوث بخش رئیسانی) جناب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسکو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ یہ قابل تسلیم ہے کہ اسکو کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ مجھے امید ہے کہ معزز ممبر اس وقت اس پر زور نہیں دیں گے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ اسکو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔ ویسے وزیر صاحب نے انکی تسلی کرا دی ہے کہ یہ چھپ جائے گی ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آپ اسکے باضابطہ ہونے پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتے؟

وزیر خزانہ ۔ یہ کوئی فوری چیز تو نہیں ہے یہ تو کئی دن سے چھپ رہا ہے اور وہ پریس میں وہاں چھپنے کے لئے گیا ہے اگر ایک تاریخ مقرر کی جاتی اور اس تاریخ پر چھپ کر نہ آتے تو ہم حق بجانب ہوتے۔ پریس ایک مشین ہے اور یہ اسکا کام ہوتا ہے اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں اس مسئلہ استحقاق کو باضابطہ قرار دیتا ہوں ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسکو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ ۔ میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں ، جناب میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ یہ جلد ہو جائیگا ۔ سات اگست کو ٹنڈر کھولیں گے تو یہ ہو جائیگا ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ جناب والا میں اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں ۔ جناب والا میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ اس ایوان میں معزز ممبران جو قانون بناتے ہیں اسکو فوراً چھپنا چاہیئے میں نے سنا ہے کہ کئی قانون ہیں جو پاس ہوگئے ہیں اور ابھی تک پریس والوں کے پاس پڑے ہوئے ہیں ۔ اور گورنمنٹ نے انہیں یہ نہیں کہا کہ انکو فوراً چھاپیں ۔ میرے نزدیک یہ بہت ضروری ہے اور اسکو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔ تاکہ آئندہ کے لئے سد باب ہو سکے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔ اس تحریک کو منظور کیا جائے ۔

جو اس کے حق میں ہیں ہاتھ کھڑا کریں ۔ اب جو اس کے مخالف ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں ۔

چونکہ اکثریت اس کے حق میں ہے اسلئے تحریک منظور کی جاتی ہے ! ور اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب ایک چھٹی کی درخواست ہے ۔

سیکریٹری اسمبلی ۔ (محمد اطہر) آغا عبدالکریم صاحب کی درخواست مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۴ء
جناب والا! میں تین جون ۱۹۷۴ء سے شروع ہونے والے اجلاس میں بوجہ بیماری شرکت نہیں کر سکا اسلئے اسمبلی سے درخواست ہے کہ تین جون ۱۹۷۴ء سے بائیس جولائی ۱۹۷۴ء تک میرے حق میں چھٹی منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

بلوچستان حصولئی زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء

مسٹر اسپیکر ۔ اب قانون سازی کا کام ہوگا۔ وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ ۔ میں بلوچستان حصولئی زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ بلوچستان حصولئی زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کر دیا گیا ۔ وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :۔
بلوچستان حصولئی زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۴۸ کے مقتضیات سے

مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ۔

بلوچستان حصول زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۴۸ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

میر قادر بخش بلوچ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ بولیں۔

میر قادر بخش بلوچ۔ جناب والا! یہ مسودہ قانون واضح نہیں ہے اس کی پوری وضاحت نہیں کی گئی۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ اس تحریک کے متعلق بولیں۔ اس تحریک کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو اس سے متعلق بولیں۔

میر قادر بخش بلوچ۔ میں اس پورے مسودہ قانون کی مخالفت کروں گا۔

مسٹر اسپیکر۔ ابھی وہ تحریک نہیں آئی۔ اب سوال یہ ہے کہ۔

بلوچستان حصول زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۴۸ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
بلوچستان حصول لئے زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ۔
بلوچستان حصول لئے زمین (دیہی علاقوں میں مکانات اور ترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون کو زیر غور لایا جائے ۔

میر قادر بخش بلوچ - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر - آپ بولیں ۔

میر قادر بخش بلوچ - میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔ جناب والا ! اس مسودہ قانون کا مقصد بظاہر تو اچھا ہے۔ لیکن اس پر عملدر آمد ہوتا نظر نہیں آتا۔ اور میں سمجھتا ہوں اس پر عملدر آمد نہیں ہوگا ۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کر رہا ہوں ۔ ویسے اسکا مقصد یہ کہ دیہی علاقوں میں غریب لوگوں کو مکانات مہیا کرنا ہے ۔ مجھے یقین ہے وزیر صاحب جنہوں نے اس مسودہ قانون کو پیش کیا ہے۔ وہ اس پر عملدر آمد نہیں کریں گے ۔ ظاہر ہے اگر عملدر آمد نہ ہوا تو اسکا کیا فائدہ ۔ اسی طرح سے ہمارے بلوچستان میں ایک ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن ہے جس سے بہت کم لوگوں کو اس سے فائدہ مل رہا ہے اس نے کسی سرکاری ملازم کو یا کوئی دیگر افراد کو مکانات مہیا کیا ہے ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن کوئی کام نہیں کر رہی ہے ۔ میرے پاس اس وقت سرکاری ملازمین کے خطوط موجود ہیں۔ جس پر عملدر آمد نہ ہوگا۔ تو صرف اس کا پاس کئے جانے کا کیا مقصد ہے۔ میرا اس وقت تقریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پر کچھ کام بھی ہو اور دیہات جن کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے وہاں پر بھی کام ہونا چاہیئے ۔
اس کا مقصد بظاہر تو اچھا ہے مگر اس پر عمل بھی کیا جائے۔ ہمارے صوبہ میں ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن

بھی موجود ہے اس نے کتنے غریب عوام کو کتنے سرکاری ملازمین کو قرضے مہیا کئے ہیں لیکن میرے خیال میں اس سے فائدہ نہیں ہوا۔ اور یہ مسودہ قانون جو پیش ہوا ہے اس پر شاید عملدرآمد نہ ہو۔

مسٹر اسپیکر۔ شاید کی بات پر آپ اگر تو ہار جاتے ہیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا! میں ایک بات عرض کردوں کہ اس مسودہ قانون کا ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ عوام کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے لایا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں اس پر مخالفت کا کوئی جواز نہیں یہ تو دیہی علاقوں کو ترقی دینے کے لئے لایا جا رہا ہے۔ جیسے شہروں میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں دیہاتوں میں بھی اس طرح ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا تعلق فنانس کارپوریشن سے بھی نہیں ہے یہ بہت اہم اور ضروری ہے یہ عوام کے لئے اور دیہاتوں میں غریب عوام کے لئے اور ان کے لئے ترقیاتی اسکیمیں مہیا کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ مہربانی فرما کر اسے منظور فرمایا جائے۔ اور اس تحریک کو منظور فرمایا جائے۔ آج کل ہر جگہ وسعت ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ کسی پلاننگ کے ساتھ ہو، کوئٹہ کے علاوہ ہر جگہ آبادی بڑھ رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی پلاننگ کے ساتھ ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ۔ جناب اسپیکر۔ یہ مسودہ قانون جو آج اس معزز ایوان میں پیش کیا گیا ہے اسکا مقصد یہ ہے دیہی علاقوں میں زمین حاصل کی جا سکے۔ اور وہاں پر ترقیاتی کام اور اسکیموں پر جلد از جلد کام کیا جا سکے۔ اور اسکا مقصد بالکل صاف اور واضح ہے کہ صوبہ بلوچستان میں ترقیاتی کام کئے جا سکیں۔ اور صوبہ بلوچستان میں چھ میونسپلٹی کمیونٹی سنٹر قائم کر دیئے گئے ہیں جو کہ یہ ہیں۔

۱ - فورٹ سنڈیمن
۲ - چمن
۳ - لورالائی
۴ - گوادر
۵ - مستونگ
۶ - سبی

اور اسکے علاوہ دیگر نئی ڈیولپمنٹ سنٹر قائم کر دیئے جائیں گے جس سے عوام کی کافی فلاح بہبود ہو گی۔
اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں زمین حاصل کر کے مکانات مہیا کئے جا سکیں۔ اور ترقیاتی کام کئے جا سکیں۔
میرے دوستوں نے اعتراض تو کئے ہیں لیکن انہوں نے اعتراف بھی کیا ہے کہ مقصد بڑا اچھا ہے۔
ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن کے متعلق تنقید کی ہے اس کا تو میرے محکمہ سے تعلق نہیں ہے۔ اس کے متعلق معلومات متعلقہ وزیر حاصل کر سکیں گے۔

(آواز متعلقہ وزیر کون ہے ؟)

اس قسم کا مسودہ قانون پنجاب میں بھی آچکا ہے دوسرے صوبوں میں بھی آ چکا ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو سکے، رکاوٹیں دور کی جا سکیں، اسکا مقصد بڑا نیک ہے اس لئے اسے منظور ہونا چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ:۔
بلوچستان حصول ئے زمین دیہی علاقوں میں مکانات و ترقیاتی اسکیموں کے مسودہ قانون کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ اب مسودہ قانون پر کلاز وار غور ہو گا۔

کلاز ۲ تا ۶

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ:۔
کلاز ۲ تا کلاز ۶ مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

کلاز ۷

مسٹر اسپیکر۔ اس میں ترمیم ہے وزیر متعلقہ پیش کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ :۔

In proviso to sub-clause (1), in the third line after the word Rupees the word "Seventy-five" be substituted by the word "Twenty-five".

مسٹر اسپیکر۔ ترمیم یہ ہے کہ :۔

In proviso to sub-clause (1), in the third line after the word Rupees the word "Seventy-five" be substituted by the word "Twenty-five".

(ترمیم منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ :۔

کلاز ۷ کو ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز ۸ تا ۱۷

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ :۔

کلاز ۸ تا ۱۷ کو مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ :-

تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ کہ :-

مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ وزیر متعلقہ اپنی اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و لوکل گورنمنٹ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :-

بلوچستان حصول لئے زمین (دیہی علاقوں میں مکانات و ترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ :-

بلوچستان حصول لئے زمین (دیہی علاقوں میں مکانات و ترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آپ بولیں ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ جناب والا ! جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ اس قانون کا مقصد بڑا اچھا ہے کیونکہ دیہی علاقوں کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے اور شہری علاقوں کو ہمیشہ اس کے مقابلہ میں ترقی دی جاتی رہی ہے اور دیہی علاقوں کو کوئی ترقی نہیں دی گئی ۔ مجھے صرف یہ ڈر ہے کہ وزیر متعلقہ اسے منظور تو کرالیں گے لیکن اس پر عمل درآمد نہ ہوگا ۔ میں نہیں جانتا کہ کب اس پر عمل درآمد ہوگا ۔ اگر وزیر متعلقہ اس بات کی ضمانت دے دیں کہ تین مہینے کے اندر یا چھ مہینے کے اندر یا سال کے اندر کام شروع کردیں گے تو پھر میں یقیناً اس کی مخالفت واپس لے لیتا ہوں ۔ اور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وزیر متعلقہ کو مجھے اور ایوان کو یہ بات ضرور بتا دینی چاہیئے کہ کب تک اس پر عملدرآمد ہوگا ۔ اور اس کا عملہ اور دیگر انتظام کر لیا گیا ہے اگر اس کا عملہ وغیرہ کا انتظام نہیں کیا گیا تو پھر کب تک ہوگا اور عمل درآمد کب ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ :۔

بلوچستان حصولئ زمین (دیہی علاقوں میں مکانات وترقیاتی اسکیموں) کے مسودہ قانون کو ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر ۔ مسودہ قانون منظور ہوا ۔

(اس موقع پر مسٹر اسپیکر چلے گئے اور ڈپٹی اسپیکر مسٹر قادر بخش بلوچ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے ۔)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(کارروائی دس بجکر پینتالیس منٹ پر ملتوی ہوگئی)

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ سوا گیارہ بجے زیر صدارت میر قادر بخش بوزدار منعقد ہوئی)

بلوچستان میڈیکل گریجویٹس (لازمی خدمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر متعلقہ اپنا بل پیش کریں۔

وزیر صحت۔ (مولوی محمد حسن شاہ) جناب والا۔ میں بلوچستان میڈیکل گریجویٹس (لازمی خدمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسودہ قانون پیش ہوا۔ اب اگلی تحریک پیش کی جائے۔

وزیر صحت۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان میڈیکل گریجویٹس (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:-

بلوچستان میڈیکل گریجویٹس (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

میر شاہنواز خان شاہیانی۔ جناب والا! ہمارے مولوی صاحب کی مخالفت تو نہیں کی جا سکتی لیکن صرف اسکی مخالفت کرتا ہوں کہ اسکو مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے۔

وزیر صحت - مجھے کوئی اعتراض نہیں - میں ایوان کی اجازت سے اپنی تحریک واپس لیتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ -

کیا ایوان اس تحریک کو واپس لینے کی اجازت دیتا ہے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - تحریک واپس لے لی گئی ہے۔ مسودہ قانون کو مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے -

اب وزیر متعلقہ اگلا بل پیش کریں -

مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص عدالت) کا ترمیمی مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء

وزیر خزانہ و سینئر وزیر (سردار غوث بخش خان رئیسانی) جناب والا - قائد ایوان ایک ضروری کام سے باہر گئے ہیں میں یہ مسودہ قانون پیش کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - پیش کیجئے -

وزیر خزانہ و سینئر وزیر - جناب والا ! میں مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص عدالت) کا ترمیمی مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - مسودہ قانون پیش ہوا - اب اگلی تحریک پیش کیجئے -

وزیر خزانہ و سینئر وزیر - جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ -

مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص مدات) کے ترمیمی مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔

مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص مدات) کے ترمیمی مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء (.........
............) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ و سینئر وزیر۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص مدات) کے ترمیمی مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔

مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص مدات) کے ترمیمی مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب مسودہ قانون کو کلاز وار لیا جائے گا۔

کلاز ۔ ۲

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔

کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ
تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔
مختصر عنوان و آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب اگلی تحریک پیش کیجئے۔

وزیر خزانہ و سنیئر وزیر۔ جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
مغربی پاکستان ضابطۂ فوجداری (خاص مدات) کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۲ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔
مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص مدات) کے ترمیمی مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۲ء کو منظور کیا جائے؟

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آپ بولیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جناب والا! مجھے اچھی طرح یاد ہے جب نیشنل عوامی پارٹی کی حکومت تھی۔ اور میرے یہ ساتھی حزب اختلاف کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو نیشنل عوامی پارٹی نے کریمنل لاء میں ایک ترمیم پیش کی تھی۔ اگر کوئی قیدی چھ ماہ بغیر پوچھے جیل میں بیٹھا ہو تو اس قانون کے تحت مجسٹریٹ صاحبان کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ اُسے ضمانت پر رہا کر دیں۔ میرے اِن ساتھیوں نے جو آج اقتدار کی کرسیوں پر براجمان ہیں اُسوقت اِس ترمیم کی سخت مخالفت کی تھی۔ اور مجھے یہ بھی اچھی طرح یاد ہے کہ میرے اِن تمام ساتھیوں نے اِسکو کالا قانون قرار دیا تھا۔ پتہ نہیں کہ اقتدار کی کرسیوں میں کیا خاصیت ہے۔ جب نیشنل عوامی پارٹی کی حکومت تھی۔ تب بھی عوام کو اس سے بہت زیادہ توقعات تھیں کہ انکا پروگرام بہت اچھا ہے۔ جب اُن کو اقتدار ملے گا تو وہ غریب انسانوں کے لئے صوبے کے غریب عوام کے لئے بہت کچھ کریں گے۔ مگر اقتدار کی کرسیوں پر آجانے کے بعد ان لوگوں نے (میرا اشارہ نیپ کی طرف ہے) نے وہ کام کئے اور غریب عوام کے لئے وہ پروگرام بنائے کہ کسی بھی صورت میں لوگ اِس سے متفق نہیں ہوئے۔ انہوں نے کریمنل لاء لائے اور پھر اس میں ترمیم کی اِس سلسلے میں میرے ساتھیوں نے لمبی چوڑی تقریریں کی تھیں۔ اور میاں سیف اللہ خان پراچہ صاحب کی تقریر کے کچھ اقتباسات پڑھتا ہوں ہمارے سیف اللہ صاحب جو آج کرسئ اقتدار پر آکر شاید اسکی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے پر تیار ہو جائیں جب کہ دو سال پہلے انہوں نے اِس قانون کو گندا اور کالا قانون قرار دیا تھا۔ سیف اللہ خان فرماتے ہیں:" مسٹر اسپیکر! میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔ یعنی کریمنل لاء بل کی جسمیں ہمارے ساتھی ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کالے قانون میں ترمیم کر کے اسکو سفید نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس میں ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ ایسا کر کے بلوچستان کے عوام کے ساتھ زیادتی کرنا ہے۔"

جناب والا! بڑے افسوس کی بات ہے آج سے ٹھیک دو سال پہلے جن آدمیوں نے پہلے

ساتھی نے جس قانون کو کالا قانون قرار دیا تھا۔ اور اسکو بلوچستان کے عوام کے ساتھ زیادتی کہتے ہیں نہ معلوم آج کیوں میرے یہ ساتھی آج کیوں اسکی تعریف کر رہے ہیں۔ اور اسکو سفید بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بلوچستان کے لئے اسے فائدہ مند صورت میں پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں" یہ قانون اسی زمرے میں آئیگا اسلئے اسکی مخالفت ہر ممبر پر فرض ہے" اور آج ہمارے ساتھیوں پر اسکی حمایت فرض ہو رہی ہے۔ میرے ساتھی اور وزیر اس کالے قانون کی تائید میں بہت کچھ کہیں گے۔ سیف اللہ خان پراچہ اب نہ صرف اس کالے قانون کو برداشت کر رہے ہیں بلکہ اسمیں ترمیم بھی لا رہے ہیں۔ اور میں اپنے نیپ والے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا ہوں کہ کم از کم ان سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ ایسا گندا قانون اسمبلی میں لائیں گے (یہ اسمبلی کا ریکارڈ ہے جناب!) کہ جس سے خود انہوں نے تکلیف کاٹی ہے۔

جناب والا! سیف اللہ خان پراچہ نے اس بل میں ترمیم کی مخالفت کی تھی۔ اور انہوں نے اسے ایک گندا قانون قرار دیا تھا اور آج وہ اس گندے قانون کو صاف کر رہے ہیں۔ میرے دوسرے ساتھی شاید رئیسانی صاحب نہیں جام صاحب۔ جنکی طرف سے یہ بل پیش ہوا ہے نے فرمایا تھا۔ اُن کے الفاظ ہیں۔ "جہاں تک اس بل کا تعلق ہے تو میرے معزز ساتھی جو اس وقت حزب اقتدار کی کرسیوں پر ہیں ۱۹۶۵ء سے لیکر اب تک اس قانون کو کالا قانون کہتے چلے آئے ہیں۔ ہماری یہ توقع تھی کہ یہ حضرات جس کی مخالفت کرتے آئے ہیں اس کے لئے ایسی ترمیم نہیں لائیں گے۔ جو صرف ایک دفعہ کے متعلق ہے بلکہ ہم اس کالے قانون کی جگہ اسمبلی میں ایک ایسی تجویز پیش کرتے کہ اس کالے قانون کو بلوچستان سے نہیں بلکہ پورے ملک سے ختم کر دیا جائے" دو سال پہلے جام صاحب نے کہا تھا کہ اس قانون کو نہ صرف بلوچستان سے بلکہ سارے پاکستان سے ختم کر دیا جائے۔ اب نہ معلوم اقتدار کی کرسی نے انہیں کیا کر دیا ہے وہ اپنی ہی باتوں سے پھر گئے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ان کا یہی حال رہا تو مجھے یقین ہے کہ اس غریب صوبے کے عوام کے ساتھ جتنے بھی وعدے اس حکومت کی طرف سے کئے گئے ہیں ان تمام کا یہی انجام ہوگا۔ آپ نے دیکھا کہ پہلے وہ جس قانون کو کالا اور گندا کہتے ہیں اور اُسے سارے بلوچستان کے لئے ظلم قرار دیتے ہیں اور جب انکو اقتدار مل جاتا ہے۔ تو جیسے کہ ابھی مجھے میرے ساتھیوں نے کہا تھا۔ کہ بھائی حزب اقتدار والے اس بل کی مخالفت کریں گے۔ اس لئے آپ اس کی حمایت کریں۔

بھائی میں نے یہ نہیں سیکھا ہے کہ غلط چیزوں کی حمائیت صرف اسلئے کروں کہ میں اقتدار میں ہوں۔ یہ ایک غلط چیز ہے میں اسکی مخالفت اسوقت تک کرتا رہونگا جب تک یہ بل چلیگا ۔ شکریہ ۔

وزیر تعلیم ۔ (میر یوسف علی خان مگسی) جناب اسپیکر! محمود خان اچکزئی نے اپنی تقریر دلپذیر میں بہت کچھ فرمایا ۔ یہ ایک اصول ہوتا ہے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا کہ وہ سیاست میں کبھی جھوٹ نہیں بولتے ہیں ۔

(آپس میں باتیں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آپس میں باتیں نہ کریں ۔

وزیر تعلیم ۔ اور ہماری پارٹی حزب اختلاف میں تھی تو ہم نے اس صوبے میں سیاہ بادل پھیلانے کی کوشش نہیں کی تھی اور نہ ہی کسی کو اس قانون کی ضرورت محسوس ہوئی تھی ۔ ہم دس ماہ اپوزیشن میں بیٹھنے کی ہمت کر سکتے ہیں اور وہ جمہوریت کے علمبردار دس دن دس منٹ اپوزیشن میں بیٹھنا گوارہ نہیں کر سکتے ہیں ۔ اس موقع پر مجھے ایک شعر یاد آرہا ہے ۔

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہیں

(تحسین و آفرین)

اور پھر کہتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال یہ ہے اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال وہ ہے یہ صورتحال کس نے پیدا کی ؟ ان لوگوں نے پیدا کی ہے جو جمہوریت کے علمبردار ہیں ۔ جو اپوزیشن میں بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتے ہیں ۔ اور یہاں پر جو لوگ بھی خراب حالات پیدا کریں گے چاہے وہ لوگ اسے کالا قانون کہیں یا سفید قانون کہیں اگر ہمیں اسے بنانا ہے تو ہم اسے ضرور بنائیں گے ۔ اور یہ کالا قانون ہم نے نہیں آپ نے بنایا تھا ۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے لوگوں سے وعدے کئے ہیں ؟ یقیناً ہم نے لوگوں سے وعدے کئے اگر آپ لوگوں کو بسوں میں لوٹا جائے مارا جائے تو ہماری حکومت ہماری پارٹی عوام کے حقوق کی حفاظت کرے گی ۔ اور یہ جو دائیں بائیں ، اوپر نیچے حالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے لئے ضروری ہو گیا کہ ایسے لوگوں کو ختم کرنے کے لئے یہ قانون بنایا جائے ۔

کیونکہ ہیرے کو ہیرا اور لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ ہمارا وعدہ ایک ٹولے سے نہیں تھا ہمارا وعدہ پوری قوم سے تھا۔ اس پاکستان کے عوام سے تھا بلوچستان کے عوام سے تھا اور اس کے لئے ہمیں جو کچھ کرنا پڑے گا۔ ہم کریں گے۔ کسی کو (VICTIMIZE) کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب دوسرے (VICTIMIZE) کررہے تھے تو اسکی کوئی وجوہات نہیں تھیں ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کیونکہ ہم اپوزیشن میں ہیں اسلئے ہم دائیں بائیں، اوپر نیچے حالات خراب کریں گے۔ یہ ہماری سیاست نہیں تھی ہماری سیاست جمہوریت کی سیاست ہے۔ ہماری سیاست سرداری اور آمریت کی سیاست نہیں تھی۔

(تحسین و آفرین)

ہر آدمی کے پاس ماربل ہاؤس نہیں ہے اور ان کے زمانے میں تھا . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر یوسف آپ مسودہ قانون سے متعلق تقریر کریں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! میں مسودہ قانون کے متعلق ہی کہہ رہا ہوں اور اس کی ضرورت اسلئے پڑی کہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ اس مسودہ قانون کو اسلئے نہیں لایا گیا کہ ہم کسی کو (VICTIMIZE) کریں اور اسلئے میں اس کی پوری حمایت کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! میں اپنے معزز ساتھی محمود خان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی اعتراض بھی کرتا ہوں۔ میں شکریہ اسلئے ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تقریر کے متعلق کچھ پڑھ کر سنایا ہے اور اعتراض اس بات پر ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔ کیونکہ نہ یہ مسودہ قانون میں نے پیش کیا ہے اور نہ میں نے اس کی تعریف کی ہے۔ یہ مسودہ قانون قائد ایوان کی طرف سے پیش ہو رہا ہے میری طرف سے نہیں۔ میں نے کبھی بھی ایف۔ سی۔ آر قانون کو اچھا نہیں کہا۔

(تحسین و آفرین)

میں نارمل قانون کے حق میں ہوں جمہوری طریقوں سے ہمیں ان چیزوں کو ٹھیک کرنا ہے۔ اور جیسا کہ ہمارے معزز ممبروں کو معلوم ہے کہ وہ جرگہ سسٹم کے حق میں اب بھی ہیں۔ مگر ہم نے جمہوری طریقے سے آہستہ آہستہ

انقلاب لانا ہے اور قانون میں ترمیم لانی ہے اور دوسری طرف میں اپنے قائدِ عوام کے ارشادات کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو اس ملک کے اندر قانونی تو صلاحات کی بابت ہیں۔ قانونی اصلاحات پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اسکا ایک ٹائم ٹیبل ہے۔ اس ٹائم ٹیبل کے مطابق ہی عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیٰحدہ کرنا ہے۔ نارمل لاء کا نافذ کرنا ہے۔ ہمیں یہ چیزیں حاصل کرنے کے لئے انتظامات کرنے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سرداری نظام کے تحت علاقوں کا امن و امان اور تحفظ سرداروں کے ہاتھوں میں ہوتا تھا اور یہ انکی ذمہ داریاں ہوتی تھیں اب جبکہ سرداری نظام کو ختم کرنا ہے تو اس کے برعکس انتظام بھی کرنا ہوگا۔ پولیس لگانی ہوگی۔ لیویز کو مقرر کرنا ہوگا۔ اور تھانوں کا انتظام کرنا ہوگا۔ اور جب یہ انتظامات ہو جائیں گے۔ تو اس صورت میں ایف۔ سی۔ آر سے تبدیل کر کے نارمل لاء کی طرف لایا جاسکے گا۔ میں کبھی بھی ایف۔ سی۔ آر کے حق میں نہیں بولوں گا۔ اور نہ کبھی بولا ہوں۔ اور میرے بھائی محمود نے جو بات کی ہے یہ میرے ساتھ بڑی زیادتی ہے اور خواہ مخواہ مجھ پر یہ الزام لگایا ہے اور جبکہ میں ایف۔ سی۔ آر کے لئے نہیں بولا ہوں یہ ترمیمی بل ہے۔ جیسا کہ ٹائم ٹیبل ہے کہ قانونی اصلاحات کے تحت عملدرآمد کرنا ہے اور اسکے تحت ایف۔ سی۔ آر کو بھی ختم کرنا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

وزیر خزانہ و سینئر وزیر۔ جناب والا! میں قانون میں صرف ایک ترمیم پیش کی۔ اور مسٹر محمود خان نے پورے قانون کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ میں براچہ صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس پر کافی روشنی ڈالی اور اس کی حمایت کی۔ اس کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے اسلئے کوئی وزیر یہ کہے کہ یہ بل میرا نہیں ہے یا یہاں بیٹھے ہوئے اعتراض کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اسکی حمایت نہیں کرتے ہیں وہ یقیناً اس کی حمایت کریں گے یہ تو صرف ایک چھوٹی سی ترمیم ہے بسودہ قانون تو دو سال قبل پیش ہوا تھا۔

ترمیم صرف اسلئے ہے تاکہ لاء اینڈ آرڈر بہتر ہو۔ بم پھینکنے والے فوراً باہر نہ چلے جائیں۔ اور یہ ترمیم اسلئے لائی گئی ہے۔ کہ ہاؤس میں پہلے بحث ہو چکی ہے کہ ایسے لوگ کیوں نہیں پکڑے جاتے اور انہیں سزا کیوں نہیں ہوتی ہے۔ جو بم پھینکتے ہیں۔ جلوسوں پر فائرنگ کرتے ہیں پہاڑوں پر بیٹھ کر کوئٹہ کے شہر پر فائرنگ کرتے ہیں، جو بے گناہ شہریوں کو زخمی کرتے ہیں اس قسم کے جو لوگ ہیں اُن کو کوئی ناجائز موقع

نہ ملے اور امن و امان کی حالت بہتر ہو جب ایک ایسے آدمی کی ضمانت ہو جائے تو پھر اسکو پکڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلئے امن و امان کو بہتر بنانے کے لئے یہ مسودہ قانون بنایا گیا ہے۔ میں اس ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کو پاس کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ۔

مغربی پاکستان ضابطہ فوجداری (خاص ملات) کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ و سینیئر وزیر۔ جناب والا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ قائد ایوان نے اپوزیشن سے وعدہ کیا تھا کہ امن و امان پر اس ایوان میں بحث کے لئے ایک دن مخصوص کیا جائیگا۔ اسلئے ہماری طرف سے میں چاہتا ہوں کہ کل ہم اس پر بحث کریں۔ تاکہ جو وعدہ اپوزیشن کے ساتھ کیا گیا ہے وہ پورا ہو سکے۔ اور اس صوبے کے عوام کو معلوم ہو کہ یہاں پر امن و امان کیسا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ کل ایوان میں امن و امان کی صورتحال پر بحث ہوگی۔ اب ایوان کی کارروائی کل صبح دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایوان کی کارروائی گیارہ بجکر چالیس منٹ پر ۶ اگست ۱۹۷۴ء تک ملتوی ہوگئی)